

جمله رتومات بنام مہتمم انظار میسر شد و چای مدہ لغیمیہ بازار دیوان مراد آبادی شہر

# مرتبہ

مرتبہ

حضرت صدرالافاضل قدس سیرہ  
 محمد لویس لغیمی مہتمم انظار امینی معیہ مراد آبادی  
 و فاطمہ برنی پورین چھوڑا کر تاج کیا  
 سنہ ۱۳۴۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِبِّ الْعُلَمَاءِ وَالصَّلَوةَ عَلَى خَلَاتِهِ الْأَنْبِیَاءِ  
 وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ إِلَى یَوْمِ الدِّیْنِ  
 خدائے تعالیٰ کا یہ جزو و بیچارہ شکر کہ جامعہ لغنیہ مراد آباد کے  
 نافع ترین خدمات سے جیسے شہر اور بیرون نجات کے طلباء  
 فیضیاب ہوئے اور پورے ہیں عام میلماں بھی بہرہ مند  
 اور متمتع ہیں تحریر و تقریر سے وقتاً فوقتاً یہ جامعہ مسلمانوں کو تعلیم  
 مذہبی دیتا رہا ہے اور الحمد للہ دینی خدمات میں کبھی قاصر نہیں  
 رہا موجودہ سرمایہ اور حیثیت پر نظر کرتے ہوئے یہ کہنا بالکل صحیح  
 کہ جامعہ دوسرے اسلامی مدارس میں حسن خدمت اور تقویٰ میں  
 میں بغایت الٰہی بہت آگے اس نے دین کی حفاظت اور احکام  
 شرع کی ترویج و تعلیم میں اپنی خوب قدرت کافی کو پیش میں  
 ہیں اور اسکے مباحی کار آمد ثابت ہوئے ہیں راسوقت جامعہ  
 آپ کی خدمت میں مختصر مگر منفعت اور ضروری مسائل کا ذخیرہ لکھ دیا  
 رسالہ کی صورت میں پیش کرتا ہوں جناب اس چھوٹے رسالہ کو قدر  
 کیساتھ محفوظ رکھیں اور اس سے خود بھی کام لیں اور اپنے

اجباب کو بھی فائدہ پہنچائیں۔ اگر اور رسالوں کی ضرورت ہو تو دفتر انتظامیہ کمیٹی جامعہ تعلیمیہ مراد آباد سے طلب فرمائیں۔

## عیدین کے مسائل

عیدین کی سنتیں غسل کرنا، سواک کرنا، خوشبو لگانا، عید لباس پہننا، عید گاہ کو پیادہ یا جانا۔ ایک راہ سے جانا دوسری راہ سے واپس ہونا، عید الفطر میں عید گاہ جانے سے قبل کوئی شیریں خیر کھجور وغیرہ کھانا، اسی بنا پر ہمارے ملک میں سوئیاں مروج ہیں کہ کھانا شیریں ہو اور سنت بھی ادا ہو جائے اور عید کے قبل نماز کچھ نہ کھانا۔

میہاجات اور مستحبات۔ صدقہ کی کثرت کرنا، یا ہم ملنا، مبارکباد دینا، خوشی کا اظہار کرنا، مصافحہ اور معاف کرنا، شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی میں امام نووی کا قول نقل کر کے فرماتے ہیں۔

لَا تَكُنْ مِنْ أَهْلِ مَنْعَةِ أَنْ يَقَالَ فِي الْمَصَافَحَةِ يَوْمَ الْعِيدِ وَالْمَعَافَةِ يَوْمَ الْعِيدِ أَوْ غَنِيَةٍ مِنْ سَهْوِ كَذِّ الْمَصَافَحَةِ بِلِغَتِ سُنَّتِهِ عَقِبَ الصَّلَاةِ كُلِّهَا۔ راہ میں پیکیبر اللہ اکبر اللہ اکبر

لا الہ الا اللہ واللہ اکبر واللہ اکبر وللہ الحمد  
 عید الفطر میں آجستہ اور عید اضحیٰ میں بآواز بلند پڑھنا اور جس کے  
 ذمہ قربانی ہو اسی کو ذی الحجہ کی چاند رات سے نماز عید تک  
 خط نہ بنوانا، ناخن نہ تراشنا مستحب ہے۔

## عشرہ ذی الحجہ کے فضائل

حدیث شریف میں وارد ہوا حضور سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 نے فرمایا کہ عشرہ ذی الحجہ سو زیادہ کوئی زمانہ نہیں ہے جس میں  
 عبادت کرنا اللہ کے نزدیک محبوب تر ہو اس عشرہ کے ہر دن  
 کے روزے ایک سال کے روزوں کی برابر ہیں اور شب کا قیام  
 عبادت بہشتی قدر کے قیام کے برابر ہے (ترمذی شریف)  
 حدیث (۲۷) اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ تعالیٰ  
 علیہ وسلم یہ قربانیاں کیا ہیں فرمایا تمہارے بابا ابراہیم علیہ السلام  
 کی سنت عرض کیا ہمیں کیا تو آپ نے فرمایا ہر بال کے  
 بدلے ایک نیکی یعنی گناہے بھری کے جتنے بال ہوتے ہیں ان کے  
 ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی عرض کیا صحابہ کرام میں اور



یعنی دُنبہ اور بھڑ اور اونٹ کے اون ہوتی ہے حضور نے فرمایا  
ان کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی (رواہ الامام احمد) حدیث  
(۳) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے  
کان اور زبان اور نظر کو روزِ عرفہ محفوظ رکھا اسکے لئے ایک عافہ  
سے دو ستر عافہ تک کے گناہ بخشد دیئے جاتے ہیں۔

(رواہ ابی یوسف) حدیث (۴) حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام  
نے ارشاد فرمایا جس نے چار شب بیداری کی اس کے لئے  
جنت یا مغفرت واجب ہوئی ذی الحجہ کی آٹھویں شب  
عرفہ کی شب عیدِ ضحیٰ کی شب عیدِ الفطر کی شب  
تیسرے عشر کی نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک  
جماعتِ مسجد کے بعد ہر مکلف مرد پر ایک مرتبہ  
یا آواز بلند تکبیر مذکور پڑھنا واجب ہے، امام بھول جائے مقتدی  
یاد دلا دیں۔

نمازِ عیدین عیدین کی دو رکعت نماز ہر عاقل بالغ مقیم  
سندرسنت پرست میں واجب ہے گاؤں میں عیدین  
اور جمعہ کی نمازیں جائز نہیں مگر وہ بڑے گاؤں اپنی قبیلہ

جو شرعاً شہر کا حکم رکھتے ہیں انہیں جمعہ اور عیدین دونوں کی نماز  
جائز ہیں جمعہ اور عیدین دونوں نمازوں کی صحت اور  
ادا کی شرطیں ایک ہیں مگر یہ فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ فرض ہے  
اور عیدین میں سنت دوم جمعہ میں خطبہ نماز سے قبل ہے اور عید  
نماز کے بعد اگر کسی نے عید کی نماز کے بعد خطبہ نہ پڑھایا نماز سے  
قبل پڑھ لیا دونوں صورتوں میں نماز تو ہو گئی مگر یہ شخص گناہگار  
ہوا۔ نماز عید نماز جنازہ پر مقدم کی جائے اور نماز جنازہ خطبہ پر  
عید کی نمازوں کا وقت عید کی نماز کا وقت آفتاب کے  
بقدر نیزہ بلند ہونے سے زوال تک ہے اگر نماز پڑھتے ہیں  
زوال کا وقت آگیا نماز فاسد ہو جائے گی۔

**نماز عیدین کی ترکیب** میں سنت کرتا ہوں دو رکعت نماز  
واجب عید الفطر یا عید الاضحیٰ جو ہو اس کا نام لیں  
کی مع چھ تکبیروں کے اللہ جل جلالہ کے واسطے کہ عید ہو کر  
اللہ اکبر سنت کر کے ہاتھ باندھ لیں اور پورا سبحانک اللہم  
پڑھ کر امام کے ساتھ کانون کی لوتک ہاتھ اٹھائیں اور اللہ اکبر  
کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں۔ اس طرح تین تکبیریں کہیں پھر

ہاتھ باندھیں امام قرأت شروع کرے مقتدی جیسے نہیں۔  
 دوسری رکعت میں قرأت کے بعد اس طرح تین تکبیریں کہیں اور  
 ہر مرتبہ کانوں تک ہاتھ اٹھا کر چھوڑ دیں۔ چوتھی مرتبہ تکبیر کہہ  
 رکوع میں جابین اور ہاتھ نہ اٹھائیں۔ باقی نماز حسب معمول  
 اگر عید گاہ ایسے وقت پہنچے کہ امام نے تکبیریں سو فارغ  
 ہو کر قرأت شروع کر دی تھی تو نماز میں شریک ہو جاؤ اور  
 فوراً تکبیریں کہو۔ اور اگر امام کے رکوع میں جانے سے قبل  
 تکبیریں نہ کہہ سکے تو رکوع میں تکبیریں کہہ لو مگر ہاتھ نہ اٹھاؤ  
 خطبہ نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے لوگ خاموشی کیا کہ  
 نہیں خطبہ فطر میں احکام فطر اور خطبہ عید انھیں  
 احکام قربانی تعلیم کئے جائیں۔  
 دعا۔ بعد خطبہ سب ملکر دعا مانگیں کیونکہ ذکر عبادت کے بعد  
 دعا قبول ہوتی ہے خطبہ و نماز دونوں ذکر بھی ہیں عبادت  
 بھی۔ حدیث شریف میں مسلمانوں کے اجتماع کے وقت مثل  
 جمعہ و عیدین کے دعا کرنا مروی ہے۔  
 صدقہ فطر ہر مسلمان مالک نصابت پر نصف صاع دینے دو

سیر گھوٹ یا آٹا یا ستویا مون یا ایک صلح کھجور یا جو کا صدقہ دینا  
 عید فطر کے چاند دیکھنے کے بعد سوا جب ہے خواہ بہ نسبت مرض یا  
 سفر یا ضعف پیری یا اولہ کسی وجہ سے روزے نہ رکھے ہو  
 اپنے نابالغ بچہ کی طرف سے دینا بھی واجب ہے کسی شخص پر اپنی  
 بی بی یا بڑی اولاد یا والدہ پر بچہ کی طرف سے دینا واجب نہیں۔  
 احکام قربانی ہر مسلمان مکلف مرد و عورت مقیم مالک  
 نصاب پر صرف اپنی طرف سے قربانی واجب ہے اولاد وغیرہم  
 کی طرف سے مستحب۔ چاندی کا نصاب ۵۲ ٹولہ یا ۵۲ ٹولہ  
 چاندی کی قیمت کی برابر روپے میں اور سونے کا ۱۶ ٹولہ ہے  
 نصاب پر سال گزر لینا قربانی ہے لئے شرط نہیں۔ قربانی کا  
 وقت شہر والوں کیلئے بعد نماز عید اٹھنے سے قبل نماز چار نہیں پڑھنی  
 کے لئے وہوں کی صبح صادق سے آخر وقت تک تو بارہویں  
 کے عذاب آفتاب تک ہے اسکے بعد قربانی قصداً بوجائے غلطی  
 اور قربانی کے جانوری قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگی تین دن میں  
 پہلا دن سب سے افضل پھر دوسرا دن پھر تیسرا دن۔ درمیان کی  
 دو رات میں بھی جائز ہے مگر بکرا ہمت۔ قربانی کا جانور اونٹ



گائے (جہاں گائے ذبیحہ قانوناً ممنوع ہے وہاں قانون کی  
 پابندی کی جائے) بھینس بکری بھڑیا دنبہ ہے ان کے سوا  
 دوسرے کسی جانور کی قربانی جائز نہیں۔ زیادہ کا ایک حکم ہے  
 اور بھڑی کی قربانی افضل ہے۔ قربانی کا جانور تندرست  
 سالم الاعضاء ہو تا ضروری ہے۔ بیمار بہت ملا غر جو بدن تک  
 پہنچ سکے یا لنگڑا۔ اندھا۔ کان۔ ناک۔ دم۔ سینگ۔ بھتن کوئی نہ  
 عضو ہٹائی گئے ہو جس کے کان یا دانت سرے سے پیدا ہی نہ ہو  
 ہوں یا بکری کا ایک گائے بھینس کے دو بھتن ہوں یا علاج  
 سے خشک کر دیئے گئے ہوں کہ دودھ نہ اتر سکے قربانی کرنا درست  
 نہیں اونٹ گائے بھینس میں ۷۔ آدمی تک شریک ہو سکے  
 ہیں۔ شرکت کے جانور میں خریدے وقت نسبت شرکت  
 کرنا چاہیے۔ بغیر نسبت خریدنا پھر شرکت کر لینا مکروہ ہے بلکہ  
 برس کامل کا اونٹ دو سال کی گائے بھینس ایک سال کامل  
 کی بکری بھڑیا دوسری بھینس میں سنال بھڑیاوں میں تل جانوالا  
 ششماہہ دنبہ قربانی کے کام آسکے گا اس سے کم عمر کی قربانی جائز  
 نہیں اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے۔ خود بخوبی نہ ہو سکے

تو دوسرے کو اجازت دینا ضروری ہے سنت ہے کہ اپنے سامنے  
 قربانی کرائے جائے اور محبوب کا پیٹا سا ذبح نہ کیا جائے نہ اس کے سامنے  
 چھری تیز کریں نہ ایک کو دوسرے کے سامنے ذبح کریں جب تک  
 سر نہ ہو جائے کھال نہ اٹاری جائے نہ کوئی عضو توڑیں  
 کاٹیں۔ ذبح کو پہلے یہ دعا پڑھنا بہتر ہے۔ اِنِّی دَجَلْتُ وَحْقِی  
 لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَنِیْفاً دِیْنِ اَنَا مِنَ الْمَشْرِیْقِیْنَ  
 اِنَّ صَلَواتِیْ وَنُحُیْاۃِیْ وَهَمَّاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَیْءَ  
 لَّهِ بِذٰلِكَ اُصْرَتِیْ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ جانور کو بائیں پہلو پر  
 قبلہ رو لٹائیں اور اٹھنا یا اول اس کے شانہ پر رکھیں اور اللہ  
 لَکَ وَمِنْکَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰہُ اکبر کہہ کر تیز چیرتی سی خلد ذبح کریں  
 مگر نہ ایسا کہ اگر چھری گردن کے گھرے تک نہ پہنچ جائے ورنہ اگر  
 اپنی طرف سے ہو تو بعد ذبح یہ پڑھے۔ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ سَمَا  
 تَقَبَّلْتَ مِنْ جَلِیْلِکَ اِبْرٰہِیْمَ وَعِیْسٰی مُحَمَّدًا سَلٰمٌ اللّٰہُ  
 تعالیٰ علیہ وسلم۔ اور دوسرے کی جانب سے کھائے مٹی کے صحن  
 کے بعد اس شخص کا نام لے بہت ہے کہ گوشت کے تین حصے برابر  
 کئے جائیں دو حصے اپنے اور اپنے اعزاء و اہباب کے لئے اور ایک

پورا فقراء پر تقسیم کر دے اور اگر سب کھائے یا نہ دے یا سب  
 فقراء ہی کو دیدے تو بھی ہمیں حرج نہیں فقروں کا حصہ اگر  
 تول کر لیا تو ہر اتنی نہیں تو بہتر ورنہ تمینا اتنا ہو کہ تلبت سے کم نہ  
 رہے فقیر کہ صاحب لصباب نہیں اس پر قربانی واجب نہیں مگر  
 قربانی کی نیت سے جانور خیرہ یا لینا خاص اس جانور کی قربانی  
 واجب کر دیا ہے بخلاف مالک لصباب کی جس پر خود قربانی  
 واجب ہے اس پر خریدنے کی بعینہ اسی جانور قربانی کرنا واجب نہیں  
 ہوتا اختیار رہتا ہے خواہ اسے ذبح کرے یا اور کو مگر نہ بدلنا  
 اسے بھی بہتر ہے یا بدلے تو بہتر کی بدلے بعینہ کھال اپنے صرف  
 میں لانا یا اسکے بدلے کوئی قربانی رکھنے کی شے محلے نماز بڑھ  
 وغیرہ مول لینا جائز ہے اور یہ بھی جائز ہے کہ کھال کسی مسجد یا مدرسہ  
 یا کفن موتی میں دیدی جائے کہ ان کے ہاتھم اسے بچکر لگائیں  
 مگر کھال اپنے لئے وایموں کو فروخت کرنا حرام ہے نہ اب دام  
 کفن موتے یا تعمیر مسجد و مدرسہ میں لگائے جاسکتے بلکہ ان کا  
 خاص تصدق کرنا ماسکتا کو دینا واجب ہوگا کہ جب اپنے  
 صرف کی نیت سے بیچے تو یہ گناہ ہوا اور یہ دام جہنمیت ہوئے

اور خبیث کی راہ تصدیق ہو۔ خوب یاد رکھو صبر و کھال کی  
 قیمت اپنے صرف کرنا حرام ہے قیمت قربانی یا اجرت فضا میں  
 اسکا کوئی حصہ بھی دینا حرام ہے حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص قربانی کی کھال بیچ کر اپنے صرف  
 میں لائے یا اجرت فضا یا قیمت قربانی میں بخر کرے اسکی  
 قربانی بارگاہ قبول کی محروم ہو۔ عرض ہر حال میں جلوہ وضعیہ  
 (قربانی کی کھالوں) کا امور خیر میں لگانا باعث ثواب جزیل  
 و رضائے ربّ علیل ہے۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 عقیقہ کا بیان نے فرمایا۔ ہر لڑکے کیساتھ عقیقہ ہو اسکی  
 جانب سے خون بہاؤ اور گندگی اس سے دور کرو یعنی بعد مونے  
 بچہ کے عقیقہ کرنا چاہیے۔ بکری یا بکرا ذبح کرے اور اسکے  
 بال منڈائے مسئلہ جب لڑکا پیدا ہو ساتویں دن اسکا  
 عقیقہ کیا جائے۔ بیٹے کے لئے دو بھڑیا بھڑیاں نریا مادہ اور بیٹی  
 کے لئے ایک ذبح کی جائے اور اسوقت اس بچہ کا سر منڈایا جائے  
 اور بالوں کو تول کر اسیقہ رچاندی خیرات کر دے اور بالوں کو



زمین میں دفن کر دے مسئلہ :- جو شرائط قربانی کے جائز  
 ہیں ہیں وہ عقیقہ کے جائز ہیں بھی ہیں ف یہ سہو ہے کہ  
 لڑکے کے ممان باپ دلو کو ادا نانی نانا عقیقہ کا گوشت نہ کھائے  
 اس کی کوئی سند معتبر نہیں پائی جاتی جب عقیقہ کا حتم  
 قربانی کا سا ہو اور قربانی میں کسی کے کھانے کی ممانعت نہیں  
 پس عقیقہ میں ممانعت کی کیا وجہ مسئلہ بہتر یہ ہے کہ عقیقہ  
 کی ہڈیوں کو نہ توڑے جوڑ و پیر سی ہڈیوں کو الگ کرے اور گوشت  
 اس کا پکا کر دوست آشنا ہمسایہ کھنے کے آدمیوں کو کھلا دے  
 اور کچھ خیرات بھی کرے اور مسلمان قابلہ یعنی دانی جنتی کو  
 دے بقیہ عوام کی عادت ہے کہ کھال عقیقہ مٹی اور سری اور  
 اجزاء دفن کر دیتے ہیں یہ جائز نہیں یہ بیوہ بھینچ مال ہے  
 کھال کو چاہیے کہ جسطرح قربانی کی کھال استعمال میں آتی ہو اسی  
 طرح استعمال کرے یہ شبہ کہ سری پکائیں گے تو مضر نکالنے کیلئے ہڈی  
 توڑنا پڑیگی اس کا جواب یہ ہے کہ عقیقہ کی ہڈی کا توڑنا کچھ گناہ  
 نہیں ہے جیسا تک بغیر توڑنے کام نکلے ہڈی نہ توڑے اور دفن  
 کرنے اور بھینچ مال سے ہڈی کا توڑنا بہتر ہے۔ وقتِ نوح یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ هَذِهِ عَفِيقَةُ ابْنِي فُلَانٍ دَعَا بِدَمْعٍ مِنْهَا بِحَمْدِكَ  
وَعِظَمِهَا بِعِظَمِهِ وَجَلْدُهَا بِجَلْدِهِ وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهَا لِلْعَمْرِ  
تَقْبِلْهَا مِنِّيْ وَاجْعَلْهَا فِدَاءً لِّابْنِيْ مِنْ النَّارِ بِحَسْبِ سَمِّ اللّٰهِ  
اللّٰهُ اَكْبَرُ كَيْفَ كُزِّبَ كُورِيْ اَوْ لَقِظَ فُلَانٌ كِيْ جَلْدَ اسِ بِكَيْ كَانَامِ  
يَسُوْءِ اَوْ رُزْنِيْ كِيْ وَاسْطِ ابْنِيْ كِيْ جَلْدَ ابْنِيْ كَيْ اَوْ رِيْدَمِ بِلِحْمِ  
بِعِظَمِ جَلْدِهِ بِشَعْرِ كِيْ جَلْدَ بِلِحْمِهَا بِعِظَمِهَا بِجَلْدِهَا بِشَعْرِهَا كَيْ  
اَلْعَبْدُ الْمَسْكِيْنُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الدِّيْنِ عَفَا عَنْهُ الْمَعِيْنُ  
مَرَادِ اَبَادِيْ

## سہائیت ضروری اور مختصر گزارش

اگر جناب کو جامعہ کعبہ میں مراد آباد کے سالانہ اجلاس  
میں شرکت کا اتفاق ہو اسے یا کبھی جناب نے جامعہ کعبہ کا  
معائنہ فرمایا تو آپ کو خوب معلوم ہو گا کہ یہ جامعہ  
طرز تعلیم کے اعتبار سے زمانہ کے موجودہ مدارس میں نمایاں  
انتیاز رکھتا ہے اور اس کا طرز تعلیم بھی نہ لایا ہو سکے چھوٹے چھوٹے  
مدرسین بچے کسی خوبی سے مسائل سناتے ہیں فرائض و سنن و احکام

سیکو جدا جدا ممتاز کر کے دکھائے ہیں جامعہ کے اجلاسوں میں  
 جب یہ بچے پیش کئے جاتے ہیں تو جامعہ کا مکان تختین و مرجا  
 کی صدائوں میں گونج اٹھتا ہے صرف ۷۴ سال کے عرصہ میں پانچ  
 سو سے زائد طلباء اس جامعہ سے فارغ التحصیل ہو چکے جو ملک کے  
 اطراف و اکناف میں درس و افتاء کی خدمتیں خودی کشیا تھ انہما  
 دیر ہے ہیں مسافر بیتیم غریب اور سیکس طالب علموں کی ناز داری  
 ان کی ہر قسم کی آسائش کا لحاظ اس ناز داری کی حالت میں جامعہ  
 کی قابل فخر خصوصیات میں سے ہے دارالافتاء کا حسن نظم قابل تقلید  
 نمونہ ہے ایک علاوہ جامعہ فوائد اور امتیازات آپ اس کے اجلاسوں میں  
 ہیں دیکھ اور سن چکے ہیں اگر آپ کو اس جامعہ کیساتھ کچھ بھی ہمدمی ہے اور کچھ دینے کو آئی ہے  
 پہنچانیکی خواہش ہے اور آپ اس کا رخیر اور رفاه عام کو  
 جاری اور قائم رکھنا چاہتے ہیں تو اسکی مالی امداد فرمائیے -  
 جامعہ کی نگاہیں اُمید کے ساتھ آپ کے سخی اور باذل ہاتھوں  
 کو تنگ ہتی ہیں اور اسکی ساری اُمیدیں آپ کی اولوالعزمی  
 اور فراخ حوصلگی کے ساتھ وابستہ ہیں -  
 آپ اپنے اس دینی رفیق کیساتھ ہمدمی و اعانت ہیں

دریغ نہ فرمائیں بلکہ اپنے اغوار و اجباب اہل محلہ کو بھی  
توجہ دلائیں کہ وہ اس کی اعانت فرمائیں۔ فطرہ، زکوٰۃ  
اور چرم قربانی مدرسہ کی امداد کا عمدہ اور سہل ذریعہ ہے  
جو اہل ہمت علم دوست مردانہ ہمت اور کریمانہ سخاوت  
سے جمعہ کی امداد فرما کر اس کی طرف عنان توجہ منقطع  
فرمائیں اور اپنی دینی و مدنی جمیعت سے مالی مشکلات دور  
فرمائیں۔ اگر جناب نے اس جامعہ کی اعانت فرمائی تو یقیناً  
جناب مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور میں آئے گئے  
یہ ایک وسیع دستاویز ہوگی۔ الشاء اللہ تعالیٰ۔

محمد کوثر نسیمی غفرلہ

ہیتم انتظامیہ کمیٹی جامعہ نسیمیہ  
مراد آباد

یکم ذی الحجہ ۱۴۱۶ھ

